© rasailojaraid.com

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

سپین میں مغربی تہذیب کا وحشیانہ کھیل

یورپ میں واقع ملک اسپین میں جانوروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اس کی ایک تصویر ملاحظہ فرمائیے:

یہاں ہر اتوار اور چھٹیوں کے دنوں میں ایک بہت بڑے گراونڈ میں ہزاروں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس گراونڈ کی دیواروں پر سرخ رنگ لگایا جاتا ہے۔ پھر ایک نہایت ہی مضبوط بیل چھوڑا جاتا ہے۔ جس کے سینگ نوکیلے ہوتے ہیں۔ یہ بیل گراونڈ میں پہنچ کر سرخ نشانات کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ اور ادھر ادھر پوری قوت سے دوڑتا ہے تاکہ حملہ کر سکے۔ لیکن اس کا سر دیواروں سے ٹکراتا ہے — اس میدان میں پانچ افراد جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں سرخ رنگ کی چادر تھامی ہوتی ہے بیل کو اپنی جانب مدعو کرتے ہیں۔ بیل ان پر حملہ کی نیت سے دوڑتا ہے لیکن وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ۱۵ منٹ تک اس بے زبان جانور کو یونہی دوڑایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی قوت ختم ہونے لگتی ہے اور تھک کر ایک جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد دو گھوڑ سوار اپنے ہاتھوں میں نیزے لیکر دو اطراف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ گھوڑے کو بھی سرخ رنگ کی چٹائی سے ڈھانپ لیا جاتا ہے۔ بیل اس شدید سرخ رنگ کو دیکھ کر اس پر حملہ آور ہوتا ہے نوکیلے سینگ چٹائیوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اور گھوڑ سوار نیزے کے ذریعہ اس کی گردن کو نشانہ بناتا اور زخمی کرتا ہے۔ بیل زخمی ہو کر دوسری جانب دوڑتا ہے تو وہاں بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جانور کی گردن سے خون نکلتا ہے اور دوڑ دوڑ کر اس کا سارا بدن لہولہان ہو جاتا ہے۔ زبان تھکاوٹ کی وجہ سے باہر نکل آتی ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ اسے پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے لیکن یہاں کڑکتی دھوپ اور مٹی کی زمین کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔ ابھی وہ پوری طرح سنبھلنے بھی نہیں پاتا کہ پھر سرخ رنگ کے سورما سرخ چادر دکھا دکھا کر مزید دوڑاتے اور تھکاتے ہیں۔ اس کے کچھ دیر بعد ایک سورما اپنے ہاتھوں میں دو چھوٹے نیزے لے کر اپنی جانب مدعو کرتا ہے۔ جب جانور تیزی سے اس کی جانب دوڑتا ہے تو یہ سورما ذرا سا دائیں بائیں ہٹ کر یہ دونوں نوکیلے نیزے اس کی گردن میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ پھر سرخ رنگ کی چادر دکھائی جاتی ہے۔ پھر دو نیزے پیوست ہوتے ہیں۔ چھ نیزے اسی طرح یکے بعد دیگرے اس کی گردن میں پیوست ہوتے ہیں۔ اور خون نکلتا چلا جاتا ہے۔ گراونڈ میں موجود تماشائی نعرے لگاتے ہیں۔ تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ اور اس سورما کی خوب داد دیتے ہیں پھر بیل کو سرخ رنگ دکھا کر دوڑایا جاتا ہے۔ جانور تڑپتا پھڑکتا غصہ کی حالت میں اِدھر اُدھر بھاگتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ سورما اپنے ہاتھ میں ایک نہایت نوکدار اور تیز اور باریک تلوار لے کر جانور کو اپنی جانب مدعو کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جوں ہی جانور تیزی سے حملہ کرنے آتا ہے یہ پوری تلوار اس کی گردن میں داخل کرتا ہے۔ اور ۴۸۰ کلو سے زائد مضبوط جانور گر کر دم توڑ دیتا ہے۔ کئی مرتبہ تین تین مرتبہ یہ عمل دہرایا جاتا ہے۔ تب وہ تلوار اس کی گردن میں نیچے اترتی ہے۔ چاروں طرف تماشائی اٹھ کر شاباش دیتے ہیں۔ اور دو گھوڑوں کی مدد سے اس مردہ جانور کو گراونڈ سے گھسیٹ کر باہر لے جایا جاتا ہے۔ اور پھر چند منٹوں کے بعد دوسرے جانور کے ساتھ یہی عمل جاری رہتا ہے اور ایک دن میں دس بارہ جانور اس کھیل کی نذر ہوتے ہیں۔

یہ انتہائی وحشناک کھیل اور وحشیانہ عمل اسپین اور امریکہ کے قریب ملک میکسیکو میں بھی بہت مقبول ہے۔ اور وہاں کی ٹی وی پر بھی دکھایا جاتا ہے۔ اس قسم کے سورماؤں کو المائڈوڑ کا خطاب دیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اس مخصوص قسم کے بیل کو بچپنے سے ہی سرخ رنگ سے نفرت دلائی جاتی ہے۔ اور اس کے باقاعدہ ادارے ہوتے ہیں۔ اور اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ بچھڑے کو سرخ رنگ کا کپڑا دکھا کر اسے بجلی کا ہلکا جھٹکا دیا جاتا ہے۔ بچھڑا یہ سمجھتا ہے کہ یہ سرخ رنگ کی شرارت ہے جو اسے تکلیف دے رہا ہے۔ چنانچہ اس کے ذہن میں یہ بات راسخ ہوتی ہے کہ سرخ رنگ اس کا سخت دشمن ہے۔ یہی اسے تکلیف دے رہا ہے اس کے دل میں سرخ رنگ کے خلاف نفرت سخت ہوتی ہے۔ جہاں سرخ رنگ نظر آیا وہ آپے سے باہر ہوا اور حملہ کرنا شروع کر دیا۔

یہ ان ممالک کے لوگوں کے کرتوت ہیں جنہیں نہ صرف اپنے مہذب ہونے پر ناز ہے بلکہ اس تہذیب کو دوسرے ممالک میں رواج دینے کے لیے ہر قسم کے پاپڑ بھی بیلے جاتے ہیں۔ یہ وہ نام نہاد مہذب ممالک ہیں جو جانوروں کے حقوق کے والی وکیل ہونے کے مدعی ہیں۔ اور موقع بموقع اسلام کے طریقہ ذبح کو اپنے طنز و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ لیکن انہیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی فرصت نہیں کہ وہ جانوروں کے ساتھ کتنے سنگدلانہ اور وحشیانہ طریقے اختیار کرتے ہیں۔

ایک وہ دور بھی تھا جب جانوروں پر ظلم و ستم انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ تیر اندازی کی مشق کے لیے پرندہ استعمال ہوتا تھا۔ امیر شخص کی وفات پر اس کی سواری کے جانور کو اس کی قبر کے ساتھ باندھ دیا جاتا تھا وہ بھوکا پیاسا ہی مر جاتا تھا۔ زندہ اونٹ کی کوہان کاٹ لی جاتی اور زندہ جانور کا گوشت چیر کر نکال لیا جاتا۔ جانوروں کا مثلہ بھی ہوتا اور اسے داغا بھی جاتا تھا۔

اس دور کو ہم اور آپ دور جاہلیت کہتے ہیں۔ اس دور کو غیر مہذب کہا جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو وحشی کہتے ہماری زبان نہیں تھکتی۔ لیکن بیسویں صدی کی اس مہذب (CIVILISED) دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ غیر انسانی افعال و کردار اور حیا سوز نقوش جو دن رات ابھرتے ہیں۔ اور جانوروں کے ساتھ یہ وحشیانہ اور سنگدلانہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلوک کیا اُس دور جاہلیت سے بڑھ کر نہیں ؟ اُن لوگوں نے مہذب ہونے کا نعرہ نہیں لگایا تھا۔ مگر یہ قومیں تو مہذب ہونے کا دعویٰ کا وظیفہ کرتے نہیں تھکتیں، آخران دونوں کے درمیان وجہ فرق کیا ہے ؟ اگر وہ جانوروں کے ساتھ سنگدلانہ سلوک کریں تو انہیں جاہل اور غیر مہذب ہونے کا طعنہ دیا جائے۔ اور مغربی تہذیب اسی جانور کے ساتھ وحشیانہ طرز عمل اختیار کرے تو پھر بھی اس کے مہذب ہونے پر کوئی حرف نہ آئے ؟ الاسماء مایحکمون۔

ہم یہ بات بلا جھجک کہہ سکتے ہیں بلکہ دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ اقوام مغرب نے جانوروں کے حقوق کی حفاظت کے جو نعرے لگائے اور دعوے کئے ہیں۔ وہ ان کے طرز عمل سے بالکل میل نہیں کھاتے۔ ان کے یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے ہر ایک کے حقوق بتلائے اور اس کی تفصیلات بیان کیں۔ اس پر وعدے اور اس کی خلاف ورزی پر وعید سنائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہیں کئی مرتبہ جانوروں پر ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کیا۔ انہیں ان کا پورا پورا حق دلایا۔ اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم۔

جانوروں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو ارشاد فرما کر ان کے حقوق کی حفاظت فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں وہ شخص ملعون ہے جو کسی جانور کو تختہ مشق بنانے کے لیے پکڑتا ہے۔

(رواہ البخاری)

غور فرمایئے جانوروں کے حقوق کی حفاظت کس نے کی ؟ کس نے اس کے حقوق بتلائے۔ اسلام نے یا نام نہاد مہذب مغرب نے ؟

سچ ہے مغربی تہذیب نے صرف انسانیت کو تباہ نہیں کیا بلکہ بے زبان جانور بھی اس تہذیب کا شکار بن رہے ہیں۔ یہ تہذیب صرف انسان دشمن تہذیب نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق کی بھی سخت دشمن ہے۔ اسپین اور میکسیکو میں ہونے والے اس سنگدلانہ کھیل کے خلاف کس ملک نے آواز اٹھائی ہے ؟ کس نے پابندی کا مطالبہ کیا ہے ؟ یہ سب کچھ مغرب میں ہو رہا ہے۔ اور مغرب اس پر خاموش ہے۔ اس کی زبان گنگ ہے۔ کیونکہ اسے جانور کے حقوق کی حفاظت مقصود نہیں اپنے جذبات کی تسکین محبوب ہے۔ خواہ وہ انسان کو بگاڑ کر ہو یا جانور کو مار کر۔

اب جب کہ یورپی ممالک میں اتحاد کی فضا پیدا کی جا چکی ہے ہم یورپ کے تمام حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسپین میں ہونے والے اس سنگدلانہ کھیل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور جانوروں کے حقوق کی تنظیمیں بھی زبانی جمع خرچ کے بجائے میدان عمل میں اتریں تاکہ کھلے عام سنگدلی اور وحشیانہ عمل کو روکا جا سکے۔

© rasailojaraid.com